

بعث بعد الموت کے دلائل

برادرزید پٹیل



دعوت کیسے دیں؟

Islamic Information Center

Andheri Bakery Compound, Andheri Stn. Jama Masjid,
Andheri (w), Mumbai 400058, Maharashtra, India.

+9122 32902489 / 64269999

W: www.islamsmessage.com

E: islamsmessage@gmail.com

1. اللہ کے انصاف کی ضرورت ہے

اگر موت کے بعد کوئی زندگی نہیں تو انصاف بھی ممکن نہیں، بدکاروں کو بدلہ کہاں ملے، گناہگاروں کی سزا کیسے ہو اور قتل کرنے والوں کو بدلہ کیسے ملے گا۔۔۔؟

- مثال کے طور پر اگر کسی نے ۱۰۰۰ لوگوں کو قتل کیا اور پکڑا گیا تو ہم اسے کیا سزا دے سکتے ہیں؟ اسے سزائے موت دی جائے گی لیکن ۹۹۹ لوگوں کا بدلہ کہاں پورا ہوگا؟
- نہیں، ہم اسے ایک شخص کو مارنے کی سزا سے زیادہ سزا نہیں دے سکتے، ممکن ہے اس نے کسی کے شوہر کو قتل کیا ہو اور کسی کے بچے کو قتل کیا ہو۔۔۔۔ کسی قاتل کو مارنے سے مقتول دوبارہ نہیں آجاتا، تو یہ مکمل بدلہ نہیں۔
- اور دنیا میں جو دوسرے ان گنت گناہ ہو رہے ہیں ان کا کیا ہوگا؟
- جب کہ کئی مجرم پکڑے بھی نہیں جاتے۔
- جب کہ کئی مجرموں کے خلاف جرم بھی ثابت نہیں ہو پاتا
- جب کہ کئی بارے پکڑے جانے والوں کو ان کے جرم کی مکمل سزا بھی نہیں مل پاتی۔
- کئی سوسائٹیوں میں جرم کو برا خیال بھی نہیں کیا جاتا۔
- کئی برائیاں لوگوں سے چھپی رہ جاتی ہیں، تو انسان کتنا بدلہ دے سکتے ہیں۔
- کئی برائیاں انسانی قوانین کے احاطہ میں ہی پلتی بڑھتی ہیں، جیسے ایک انسان دوسرے کو اپنی زبان سے بے انتہا تکلیف دیتا ہے۔
- ہم مجرموں اور گناہگاروں کو دیکھیں گے کہ وہ مال و دولت، اولاد اور لکڑی زندگی میں آگے بڑھے ہوئے ہیں یہاں تک کہ وہ اسی زندگی میں مر جاتے ہیں جب کہ ہم مظلوموں کو دیکھیں گے کہ وہ تکلیف دہ اور پریشانی کی حالت میں انتقال کرتے ہیں۔

گناہگاروں کا بدلہ کہاں کیا؟

نیک اعمال کرنے والوں کو کیا ملا؟ کیا انہوں نے اپنا پورا انعام پالیا؟

- کئی اچھے کام کرنے والوں پر ہنسا جاتا ہے، لوگوں کے ذریعہ انہیں تکلیف دی جاتی ہے اور ظلم کیا جاتا ہے۔
- کئی اچھائیاں لوگ دیکھ نہیں پاتے، لیکن ان کے اعمال کو اللہ دیکھتا ہے۔
- کئی نیک اعمال برے تصور کئے جاتے ہیں جب تک کہ وہ گناہگاروں کے خواہشات کے خلاف ہوتی ہیں۔

کئی اچھے کاموں کا بدلہ ہم پوری طرح نہیں دے پاتے، لہذا ان کی اچھائیوں کا بدلہ کہاں ملے گا؟

انصاف کہاں ہے؟

اللہ تو مکمل بے نیاز ہے، اور مکمل طرح سے انصاف کرنے والا ہے لیکن اس دنیا میں انصاف کہاں ہے۔ ہاں، اچھائی اور برائی دونوں کا مکمل بدلہ دیا جائے گا لیکن اس دنیا کے بعد کی زندگی میں۔

اللہ تعالیٰ سورہ ص ۳۸ ۲۸ میں فرماتا ہے

أَمْ نَجْعَلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَالْمُفْسِدِينَ فِي الْأَرْضِ
أَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِينَ كَالْفُجَّارِ

کیا جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے انہیں زمین میں فساد پھیلانے والوں کی طرح کر دیں، کیا ہم متقیوں کو گناہگاروں، بدکاروں کی طرح

کر دیں؟

اللہ تعالیٰ سورہ نور ۲۴ ۲۵ میں فرماتا ہے

يَوْمَئِذٍ يُوفِّيهِمُ اللَّهُ دِينَهُمُ الْحَقَّ وَيَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِينُ

اس دن اللہ تعالیٰ انہیں پورا پورا بدلہ انصاف کے ساتھ دے گا اور وہ جان لیں گے کہ اللہ تعالیٰ ہی حق ہے اور ظاہر کرنے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے سورہ انبیاء ۲۱ ۴۷ میں فرمایا

وَنَضْعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا

وَإِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ أَتَيْنَا بِهَا وَكَفَى بِنَا حَاسِبِينَ

قیامت کے دن ہم درمیان میں ٹھیک ٹھیک تولنے والی ترازو کو لا رکھیں گے پھر کسی پر کچھ بھی ظلم نہ کیا جاوے گا اور اگر ایک رائی کے دانے کے برابر بھی عمل ہو گا م اسے لا حاضر کریں گے اور ہم کافی ہیں حساب کرنے والے۔

2. موت کے بعد کی زندگی کا خوف ایک انسان کو گناہوں سے روک دیتا ہے۔

لوگوں کو برائیوں، گناہوں اور بد کاریوں سے روکنا کیوں ضروری ہے؟

- اگر کسی آدمی کو گناہوں کے کرنے کا موقع مل جائے جب کہ کوئی اسے نہ دیکھ رہا ہو، تو وہ اب بھی اس گناہ کو کیوں نہ کرے؟
- اگر کسی کو جرم کرنے کا موقع مل جائے جب کہ وہ جانتا ہو کہ اسے کوئی نہیں پکڑ سکتا تو پھر اب وہ کیوں نہ کرے؟
- اگر ہر کوئی جرم کر رہا ہو، تو اب بھی کوئی کیوں نہ اس گناہ کو کرے؟
- اگر ساج کے بڑے بڑے لوگ کسی جرم کو مستقل انجام دیں تو لوگ اسے سے کیوں رکیں؟
- اگر کسی خطہ میں جرم کو جرم ہی نہ تصور کیا جاتا ہو تو لوگ اس سے کیوں رکیں؟

اگر کسی انسان کا دل گناہ کرنے کہہ رہا ہو، تو وہ گناہ سے کیوں رکے؟

وہ اس گناہ کو نہیں کرے گا کیوں کہ اسے مرنے کے بعد زندہ ہونا ہے، جہاں اسکے ایک ایک اعمال کا حساب لیا جائے گا اور بہترین منصف کے ذریعہ مکمل بدلہ دیا جائے گا جو کہ انسانیت کا خالق ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں سورہ نازعات ۷۹ ۴۱ میں فرماتا ہے

وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَىٰ .

فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَىٰ

اور جو اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرا اور اپنی نفس کو خواہشات سے روکے رکھا تو یقیناً جنت اس کا ٹھکانہ ہے۔

3. اگر موت کے بعد کوئی زندگی نہیں تو پھر ہماری اس زندگی کا کوئی مقصد باقی نہیں رہتا۔

موت کے بعد کی زندگی نہ ہو تو اس زندگی کا کوئی مقصد نہیں، ہم کیوں جیتے ہیں؟ لوگ کہیں گے۔۔۔

1. کہ زندگی کا کوئی مقصد نہیں۔

کیا بغیر کسی وجہ کے بھی کوئی کام انجام پاتا ہے؟ اگر کوئی بلا وجہ آپ کا دروازہ کھٹکھٹائے تو آپ اسے کیا کہیں گے؟ یو قوف، تو کیا ہم یہ سوچ سکتے ہیں کہ اتنی بڑی دنیا بلا کسی وجہ کے وجود میں آگئی؟ نہیں، بلکہ یہ حقیقت سے دور کی بات ہے۔

2. اچھائیاں کرنے کے لئے۔

اگر کوئی بدلہ ہی نہ ملے تو اچھائی کر کے کیا فائدہ، اگر کوئی سزا نہ ہو تو برائی سے رک کر کیا فائدہ؟

3. مزے کرنے کے لئے

دوسروں کو تکلیف دے کر۔۔۔ جب کہ اچھائی اور برائی کا کوئی تصور نہ ہو، ہر کوئی مزہ نہیں کر سکتا، کچھ لوگ بہت محنت اور مشقت کر کے زندگی گزارتے ہیں؟ تو ان کی زندگی کا کیا مقصد ہے؟ اور جو زندگی میں مزہ کرتے ہیں اور پھر ناکامی کا سامنا کرتے ہوئے شراب پیتے، ڈرگ کا استعمال کرتے اور نیند کی گولیاں کھاتے ہیں جب کہ کئی تو خودکشی کر لیتے ہیں، کیا وہ حقیقت میں زندگی کا مزہ کر رہے ہیں؟ کسی اچھائی اور برائی کی حد جانے بغیر کیوں کہ کوئی مقصد ہی نہیں۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے سورہ ص ۳۸ ۲۷ اور ۲۸ میں

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا

ذَٰلِكَ ظَنُّ الَّذِينَ كَفَرُوا

فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مِنَ النَّارِ .

أَمْ نَجْعَلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَالْمُفْسِدِينَ فِي الْأَرْضِ

أَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِينَ كَالْفُجَّارِ

اور ہم نے آسمان وزمین اور ان کے درمیان کی چیزوں کو ناحق پیدا نہیں کیا، یہ گمان تو کافروں کا ہے وہ کافروں کے لئے خرابی ہے آگ کی۔ کیا ہم ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے ان کے برابر کر دیں گے جو ہمیشہ زمین میں فساد مچاتے رہے یا پرہیزگاروں کو بدکاروں جیسا کر دیں گے؟

یہ زندگی ایک امتحان ہے، قرآن سورہ ملک ۶۷ آیت ۲، ہم اس دنیا میں ہمارے خالق کی عبادت کے لئے آئے ہیں، اور اپنے آپ کو اس کی فشا کے سپرد کرنے کے لئے۔ قرآن سورہ ۵۱ آیت ۵۶، اور اس کا نتیجہ موت کے بعد کی زندگی میں نکلے گا۔ قرآن سورہ آل عمران ۳ ۱۸۵۔

اللہ تعالیٰ قرآن میں سورہ ابراہیم ۱۴ آیت ۴۲ میں فرماتا ہے

وَلَا تَحْسَبَنَّ اللَّهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظَّالِمُونَ
إِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيهِ الْأَبْصَارُ

ناانصافوں کے اعمال سے اللہ رب العالمین کو غافل نہ سمجھو، وہ تو انھیں اس دن تک مہلت دیئے ہوئے ہیں جس دن آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی۔

4. بعث بعد الموت کو جھٹلانے کے نقصانات

اللہ تعالیٰ قرآن میں سورہ الماعون ۱۰۷ آیت ۷ سے ۷ میں فرماتا ہے۔

أَرَأَيْتَ الَّذِي يُكَذِّبُ بِالْدِّينِ .
فَذَلِكَ الَّذِي يَدْعُ الْيَتِيمَ .
وَلَا يَحْضُ عَلَى طَعَامِ الْمَسْكِينِ .
فَوَيْلٌ لِلْمُصَلِّينَ . الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ .
الَّذِينَ هُمْ يُرَآؤُونَ . وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ

کیا آپ نے اسے بھی دیکھا جو روز جزا کو جھٹلاتا ہے؟

یہی وہ ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے۔

اور مسکین کو کھلانے کی ترغیب نہیں دیتا، ان نمازیوں کے لئے ویل ہے۔ جو اپنی نماز سے غافل ہیں۔ جو ریاکاری کرتے ہیں اور برتنے کی چیز روکتے ہیں۔

موت کے بعد کی زندگی کا انکار کرنا حادثات اور گناہوں کو بڑھانے کا سبب ہے، ایک شخص گناہوں سے کیوں رکے؟ انسانی تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ موت کے بعد کی زندگی کا انکار لوگوں کے اندر زیادہ سے زیادہ برائیوں کے پیدا کرنے کا سبب رہا ہے۔

5. جو ذات لوگوں کو کچھ نہ ہونے کے باوجود پیدا کرنے پر قادر ہے وہ یقیناً اس بات پر قدرت رکھتی ہے کہ انھیں دوبارہ پیدا کرے

اللہ تعالیٰ سورہ مریم ۱۹ آیت ۶۶ اور ۶۷ میں فرماتا ہے

وَيَقُولُ الْإِنْسَانُ إِذَا مَا مِتُّ لَسَوْفَ أُخْرَجُ حَيًّا
أَوْ لَا يَذْكُرُ الْإِنْسَانُ أَنَّا خَلَقْنَاهُ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ يَكُ شَيْئًا

انسان کہتا ہے کہ کیا جب میں مرجائوں گا تو پھر زندہ کر کے نکالا جائوں گا؟ کیا یہ انسان اتنا بھی یاد رکھتا کہ ہم نے اسے پہلے پیدا کیا حالانکہ وہ کچھ بھی نہ تھا۔

ہم ان سے پوچھیں کہ ۲۰۰ سال پہلے ہم کیا تھے؟
کچھ نہیں

ایک ذات جس نے تمہیں عدم سے وجود بخشا
تو وہ تمہیں موت دینے کے بعد یقیناً دوبارہ زندہ کر سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس مخلوق کو بنایا جو اس بات کی دلیل ہے کہ وہ اسے دوبارہ زندہ کرنے پر قادر ہے جس کا معنی ہے کہ وہ عظمت والی ذات، جس نے انسان کو عدم سے وجود میں لایا تو کیا وہ انسانوں کو دوبارہ نہیں پیدا کر سکتا جب کہ وہ اسے وجود دے چکا ہے۔

6. جس ذات نے اتنی عظیم کائنات کو بنایا وہ انسانوں کو بالیقین دوبارہ بنانے پر قادر ہے۔

اللہ تعالیٰ سورہ احقاف ۴۶ ۳۳ میں فرماتا ہے

أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ
وَلَمْ يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ بِقَادِرٍ عَلَىٰ أَنْ يُحْيِيَ الْمَوْتَىٰ
بَلَىٰ إِنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

کیا وہ نہیں دیکھتے کہ جس اللہ نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا اور ان کے پیدا کرنے سے وہ نہ تھکا وہ یقیناً مردوں کو زندہ کرنے پر قادر ہے؟ کیون
نہ ہو وہ یقیناً ہر چیز پر قادر ہے۔

اللہ تعالیٰ سورہ الصافات ۳۷ آیت ۱۱ میں فرماتا ہے

فَاسْتَفْتِهِمْ أَهُمْ أَشَدُّ خَلْقًا أَمْ مَنِ خَلَقْنَا

ان کافروں سے پوچھو تو کہ آیا ان کا پیدا کرنا زیادہ دشوار ہے یا جنہیں ہم نے پیدا کیا؟

ان کا پیدا کرنا زیادہ مشکل ہے یا بڑی کائنات اور گلیکسی کا، زمین، ستاروں، جانوروں وغیرہ کا؟ ہر آدمی اس بات کو جانتا ہے کہ ان کا پیدا کرنا ہمارے
پیدا کرنے سے زیادہ مشکل ہے۔ اگر یہی معاملہ ہے تو وہ دوبارہ زندہ کئے جانے کی حقیقت کو کیوں جھٹلاتے ہیں؟ جب کہ وہ یہ جانتے ہیں کہ ان
چیزوں کو پیدا کرنا انسانوں کے دوبارہ پیدا کرنے سے زیادہ مشکل ہے۔

7. لیکن جب ہم بوسیدہ ہڈیاں ہو جائیں گے اور گل سڑ جائیں گے تو دوبارہ کس طرح پیدا کئے جائیں گے؟

اللہ تعالیٰ نے سورہ اسراء ۷۱ آیت ۴۹ میں فرمایا

وَقَالُوا إِذَا كُنَّا عِظَامًا وَرُفَاتًا أَلَا إِنَّا لَمَبْعُوثُونَ خَلْقًا جَدِيدًا
قُلْ كُونُوا حِجَارَةً أَوْ حَدِيدًا

أَوْ خَلَقًا مِّمَّا يَكْبُرُ فِي صُدُورِكُمْ فَسَيَقُولُونَ مَنْ يُعِيدُنَا قُلِ الَّذِي فَطَرَكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ فَسَيُنْغِضُونَ إِلَيْكَ رُءُوسَهُمْ وَيَقُولُونَ مَتَى هُوَ قُلْ عَسَى أَنْ يَكُونَ قَرِيبًا

- انہوں نے کہا کہ کیا جب ہم ہڈیاں اور مٹی ہو کر (بہرہ ریزہ) ہو جائیں گے تو کیا ہم از سر نو پیدا کر کے پھر دوبارہ اٹھا کر کھڑے کر دیئے جائیں گے جواب دیجئے کہ تم پھر بن جاؤ یا لوہا۔ یا کوئی اور ایسی خلقت جو تمہارے دلوں میں بہت ہی سخت معلوم ہو پھر وہ یہ پوچھیں کہ کون ہے جو دوبارہ ہماری زندگی لوٹائے آپ جواب دے دیں کہ وہی اللہ جس نے تمہیں اول بار پیدا کیا اس پر وہ اپنے سر ہلا کر آپ سے دریافت کریں گے کہ اچھا یہ ہے کب؟ تو آپ جواب دے دیں کہ کیا عجب کہ وہ قریب ہی ہو۔

اگر لوہا، پتھر یا کوئی اور چیز ہم ہو جائیں جس کے بارے میں ہم خیال کرتے ہیں کہ اس کا دوبارہ بنانا بہت ہی مشکل ہے لیکن جس ذات نے ہمیں پہلی مرتبہ بنایا اس کے لئے یہ کوئی مشکل نہیں اور وہ ہمارا رب اللہ ہے۔

8. زمین کی مثال

اللہ تعالیٰ سورہ فاطر ۵۳ آیت ۹ میں فرماتا ہے

وَاللَّهُ الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيحَ فَتَنِّيْرُ سَحَابًا فَسُقْنَاهُ إِلَى بَلَدٍ مَيِّتٍ فَأَحْيَيْنَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا كَذَلِكَ النُّشُورُ

اور اللہ ہی ہوائیں چلاتا ہے جو بادلوں کو اٹھاتی ہیں پھر ہم بادلوں کو خشک زمین کی طرف لے جاتے ہیں اور اس سے اس زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کر دیتے ہیں اسی طرح دوبارہ جی اٹھنا ہے۔

جس طرح زمین مردہ ہونے کے بعد دوبارہ ہری بھری اور زندہ ہو جاتی ہے۔ تو جو مردہ زمین کو زندہ کر سکتا ہے اس کے لئے انسانوں کو مارنے کے بعد زندہ کرنا اور ہی آسان ہے۔

9. یہ اللہ کا وعدہ ہے کہ وہ انسانوں کو دوبارہ بنائے گا۔

وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَا يَبْعَثُ اللَّهُ مَنْ يَمُوتُ بَلَى وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ

وہ لوگ بڑی سخت سخت قسمیں کھا کھا کر کہتے ہیں کہ مردوں کو اللہ تعالیٰ زندہ نہیں کرے گا۔ کیوں نہیں ضرور زندہ کرے گا یہ تو اس کا برحق لازمی وعدہ ہے، لیکن اکثر لوگ جانتے نہیں۔

اللہ انصاف کرنے والا ہے اور وہ ظلم کے خلاف فیصلہ کرے گا۔ کچھ لوگ اس دنیا میں دوسروں سے بھی زیادہ طاقتور ہوتے ہیں کچھ مالدار ہوتے ہیں اور کچھ چالاک۔ کئی طرح کے لوگ ہوتے ہیں لیکن یہ صرف ایک آزمائش ہے۔ موت کے بعد کی زندگی میں اس کا یقینی فیصلہ ہوگا۔ یہ اللہ رب العالمین کا وعدہ ہے جس نے دنیا کو امتحان کی جگہ بنایا ہے کہ وہ مرنے کے بعد آنے والی زندگی میں لوگوں کے اعمال کا نتیجہ پیش کرے گا۔

10. جو لوگ حق کو جھٹلاتے ہیں ان کا نتیجہ بالکل واضح ہے

اللہ تعالیٰ سورہ صافات ۳۷ سے ۲۰ میں فرماتا ہے

أِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا أَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ
أَوْ أَبَاؤُنَا الْأَوَّلُونَ
قُلْ نَعَمْ وَأَنْتُمْ دَاخِرُونَ
فَإِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَاحِدَةٌ فَإِذَا هُمْ يَنْظُرُونَ
وَقَالُوا يَا وَيْلَنَا هَذَا يَوْمُ الدِّينِ

کیا جب ہم مر جائیں گے اور خاک اور ہڈی ہو جائیں گے پھر کیا ہم اٹھائیں جائیں گے۔ کیا ہم سے پہلے کے ہمارے باپ دادا بھی؟ آپ جواب دیجئے کہ ہاں ہاں، اور تم ذلیل ہوو گے، وہ تو صرف ایک زور کی جھڑکی ہے کہ یکایک یہ دیکھنے لگیں گے اور کہیں گے کہ ہائے ہماری خرابی یہی جزا کا دن ہے۔

اللہ تعالیٰ سورہ واقعہ ۵۶ سے ۵۶ میں فرماتا ہے

وَكَانُوا يَقُولُونَ أَإِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا أَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ -
أَوْ أَبَاؤُنَا الْأَوَّلُونَ - قُلْ إِنَّ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ -
لَمَجْمُوعُونَ إِلَىٰ مِيقَاتٍ يَوْمٍ مَّعْلُومٍ -
ثُمَّ إِنَّكُمْ أَنتُمُ الضَّالُّونَ الْمُكَذِّبُونَ - لَأَكِلُونَ مِنْ شَجَرٍ مِنْ زُقُومٍ
فَمَالِئُونَ مِنْهَا الْبُطُونَ - فَشَارِبُونَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيمِ -
فَشَارِبُونَ شُرْبَ الْهِيمِ - هَذَا نُزْلُهُمْ يَوْمَ الدِّينِ -

اور کہتے تھے کہ کیا جب ہم مر جائیں گے اور مٹی اور ہڈی ہو جائیں گے تو کیا ہم پھر دوبارہ کھڑے کئے جائیں گے، اور کیا ہمارے اگلے باپ دادا بھی؟ آپ کہہ دیجئے کہ یقیناً سب اگلے اور پچھلے ضرور جمع کئے جائیں گے ایک مقررہ دن کے وقت، پھر تم اے گمراہو، جھٹلانے والو، یقیناً کھانے والے ہو تھوہڑ کا درخت اور اسی سے پیٹ بھرنے والے ہو پھر اس پر گرم کھولتا پانی پینے والے ہو، پھر پینے والے بھی پیاسے اونٹوں کی مانند، قیامت کے دن ان کی مہمانی یہ ہے۔

اللہ تعالیٰ سورہ ذاریات آیت ۱۲ سے ۱۳ میں فرماتا ہے۔

يَسْأَلُونَ أَيَّانَ يَوْمُ الدِّينِ - يَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ يُفْتَنُونَ -
ذُوقُوا فِتْنَتَكُمْ هَذَا الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تَسْتَعْجِلُونَ

وہ لوگ پوچھتے ہیں کہ یوم جزا کب ہوگا؟ ہاں یہ وہ دن ہے کہ یہ آگ پر اٹے سیدھے پڑیں گے اپنی فتنہ پردازی کا مزہ چکھو یہی ہے جس کی تم جلدی چا

رہے تھے۔